Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 5 (July-Sep 2024)
HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

Modern Media and Cultural Challenges: An Analysis in the Light of Islamic Teachings

جدید ذرائع ابلاغ اور تہذیبی تحدیات: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیہ

Tayiba Rasheed (Corresponding Author)
Department of Social Sciences and Humanities, Riphah International University, Islamabad

Muhammad Qaisar
Department of Education, Ph. D Research Scholar Qurtuba University of Science & Information Technology D.I Khan/Peshawar campus Peshawar, Pakistan

Ismat Bibi
Lecturer Islamic Studies, Government Girls Degree College, Ekka Ghund Mohmand Agency. Department of Islamic Studies, MPhil Scholar at Shaheed Benazir Bhutto Women University Peshawar

Prof Irfan Hassan Bhatti
PhD Scholar, Visiting professor Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan

Abstract

The advent of modern media has revolutionized information dissemination, bridged cultural gaps, and facilitated access to educational content. However, it has also introduced significant cultural and ethical challenges. This study examines these challenges through the lens of Islamic teachings, highlighting the balanced and comprehensive approach Islam offers toward cultural changes. While Islam encourages the adoption of positive cultural elements that align with its values, it rejects those that contradict its principles. Key areas of focus include the impact of modern media on family dynamics, the spread of unethical content, and the proliferation of false information. The role of parents and educators is emphasized in providing moral guidance to the youth, ensuring they can navigate the digital landscape responsibly. The study also explores the Islamic perspective on maintaining cultural integrity, promoting educational excellence, and strengthening family bonds in the face of modern media influences. By adhering to Islamic principles, it is possible to harness the benefits of modern media while mitigating its adverse effects, thus fostering a balanced and morally sound society.

Keywords: Role of Media, Moral Values, Culture, Quran.

جدید ذرائع ابلاغ: ایک تعارف

نئی ابلاغی ٹیکنالوجیز نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کیا ہے۔ یہ ابلاغی ذرائع نہ صرف معلومات کی ترسیل میں انقلاب لائے ہیں بلکہ تہذیبی اور ثقافتی پہلوؤں پر بھی گہرے اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ اس مضمون کا مقصد جدید ذرائع ابلاغ کے تہذیبی چیلنجز کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیہ کرنا ہے تاکہ یہ سمجھا جاسکے کہ ان چیلنجز کا اسلامی معاشرت پر کیا اثر ہے اور ان کا مقابلہ کیسے کیا جاسکتا ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ میں سوشل میڈیا، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ، اور موبائل ایپلیکیشنز شامل ہیں۔ یہ ذرائع معلومات کی ترسیل کو فوری اور وسیع پیمانے پر ممکن بناتے ہیں۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جیسے کہ فیس بک، ٹویٹر، اور انسٹاگرام نے لوگوں کے رابطے، خیالات کے تبادلے، اور خبروں کی فراہمی کو انتہائی آسان بنا دیا ہے۔

تہذیبی چیلنجز

جدید ابلاغی ذرائع نے ثقافتوں میں تغیرات کو تیز کر دیا ہے۔ مختلف ثقافتوں کے درمیان رابطے کی وجہ سے مختلف تہذیبوں کے عناصر آپس میں مدغم ہو رہے ہیں۔ یہ عمل کبھی مثبت ہوتا ہے لیکن بعض اوقات یہ مقامی ثقافتوں کے زوال کا سبب بھی بنتا ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے غیر اخلاقی مواد کی فراہمی آسان ہوگئی ہے۔ فلمیں، ڈرامے، اور آن لائن مواد بعض اوقات اسلامی اخلاقیات کے منافی ہوتے ہیں۔ یہ مواد نوجوان نسل کے اخلاقی معیار پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔ جدید ابلاغی ذرائع نے خاندانی نظام پر بھی اثرات مرتب کیے ہیں۔ ایک طرف تو یہ ذرائع خاندانوں کے درمیان فاصلے کم کر رہے ہیں، دوسری طرف یہ خاندان کے افراد کے درمیان براہ راست تعلقات کو کمزور بھی کر رہے ہیں۔ تعلیمی مواد کی فراہمی آسان ہوگئی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جعلی اور غلط معلومات کی بھی بھرمار ہوگئی ہے۔ طلباء کو صحیح اور غلط معلومات میں تمیز کرنا مشکل ہو رہا ہے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیہ

1. ثقافتی تغیرات کا اسلامی نقطہ نظر

ثقافتی تغیرات کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر متوازن اور جامع ہے۔ اسلام نہ تو ثقافتوں کو مکمل طور پر مسترد کرتا ہے اور نہ ہی انہیں بلاشرط قبول کرتا ہے، بلکہ ہر ثقافت کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں پرکھتا ہے اور ان عناصر کو اپنانے کی اجازت دیتا ہے جو اسلامی اقدار کے مطابق ہوں۔ ثقافتی تغیرات دو اقسام کے ہوتے ہیں: مثبت اور منفی۔ مثبت ثقافتی تغیرات وہ ہیں جو

اسلامی اصولوں کے مطابق ہیں اور معاشرتی اور اخلاقی ترقی میں معاون ہوتے ہیں، جیسے تعلیم کا فروغ، صحت کی سہولیات کی بہتری، اور سماجی انصاف کی جدوجہد۔ منفی ثقافتی تغیرات وہ ہیں جو اسلامی اصولوں کے منافی ہیں اور اخلاقی اور معاشرتی نقصان کا باعث بنتے ہیں، جیسے فحاشی اور بے حیائی کا فروغ، خاندانی نظام کی کمزوری، اور معاشرتی ناہمواری کا بڑھنا۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، ہر ثقافتی عنصر کو اسلامی شرعی حدود کے مطابق پرکھا جانا چاہیے، مقامی ثقافتوں کی حفاظت اور ترویج پر زور دیا جاتا ہے، مختلف ثقافتوں کے درمیان تبادلہ اہمیت رکھتا ہے، اور اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔ پاکستانی معاشرت میں ثقافتی تغیرات کا اسلامی نقطہ نظر نہایت اہم ہے، کیونکہ پاکستان ایک متنوع ثقافتی ورثے کا حامل ملک ہے۔ قومی شناخت اور اسلامی اقدار کو مضبوط کرنے، جدیدیت اور روایت کے درمیان توازن برقرار رکھنے، مقامی ثقافتوں کے تحفظ اور ترقی، اور نوجوان نسل کی اخلاقی اور دینی تربیت پر زور دینے کی کوششیں کی جانی چاہیے۔ اس طرح، ثقافتی تغیرات کو اسلامی اصولوں کے مطابق اپنانے سے معاشرتی اور اخلاقی ترقی میں معاونت ہوسکتی ہے۔

2. اخلاقی مسائل کا اسلامی حل

اخلاقی مسائل کا اسلامی حل ایک جامع اور عملی نظام فراہم کرتا ہے جو زندگی کے ہر پہلو پر محیط ہے۔ اسلام میں اخلاقی تعلیمات پر بہت زور دیا گیا ہے، اور یہ تعلیمات زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ جدید ابلاغی ذرائع کے استعمال کے دوران اسلامی اخلاقیات کا پاس رکھنا ضروری ہے، کیونکہ یہ ذرائع معلومات کی فراہمی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور ان کا اثر نوجوان نسل پر براہ راست ہوتا ہے۔ والدین اور اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ نوجوان نسل کو اخلاقی تربیت دیں تاکہ وہ غلط مواد سے محفوظ رہ سکیں۔ یہ تربیت صرف دینی تعلیم تک محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ عملی زندگی کے ہر پہلو کو شامل کرنا چاہیے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عملی اقدامات میں قرآن اور سنت کی تعلیمات کو عملی زندگی میں شامل کرنا، والدین اور اساتذہ کا مثالی کردار پیش کرنا، مراقبہ اور خود احتسابی کی اہمیت، اخلاقی موضوعات پر گفتگو، نوجوانوں کی رہنمائی کے لیے مخصوص پروگرامز کا انعقاد، آن لائن مواد کی نگرانی، مثبت مواد کی تشہیر، اور ہر فرد کو اپنی معاشرتی ذمہ داری کا احساس دلانا شامل ہیں۔ اس طرح، والدین، اساتذہ، اور معاشرتی رہنماوں کا کردار نہایت اہم ہے تاکہ نوجوان نسل کو اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب دی جاسکے، اور ایک متوازن اور پرامن معاشرہ تشکیل پاسکے۔

3۔ خاندانی نظام کی مضبوطی

اسلام میں خاندانی نظام کو معاشرت کی بنیاد سمجھا جاتا ہے، اور اسے بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ کے باوجود، خاندان کے افراد کے درمیان مضبوط تعلقات قائم رہنے چاہئیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کے ساتھ وقت گزاریں، ان کے مسائل کو سمجھیں، اور اخلاقی تربیت میں فعال کردار ادا کریں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، خاندانی رشتہ محبت، احترام، اور تعاون پر مبنی ہونا چاہیے، جو کہ جدید ابلاغی ذرائع جیسے سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعے پیدا ہونے والے فاصلے کو کم کر سکتا ہے۔ اگر ان ذرائع کا صحیح استعمال کیا جائے تو یہ خاندان کی مضبوطی کے لیے بھی فائدے مند ثابت ہوسکتے ہیں۔ عملی اقدامات میں شامل ہیں کہ والدین اور بچوں کو باقاعدگی سے وقت گزارنا چاہیے، مشترکہ سرگرمیوں میں حصہ لینا چاہیے، کھلی اور ایماندار گفتگو کرنی چاہیے، اسلامی اصولوں کا اطلاق کرنا چاہیے، آن لائن مواد کی نگرانی کرنی چاہیے، بچوں کی تعلیم و تربیت پر توجہ دینی چاہیے، اور مشترکہ دعائیں کرنی چاہئیں۔ اس طرح، ایک مضبوط اور مستحکم خاندانی نظام تشکیل دیا جاسکتا ہے جو معاشرتی ترقی میں اہم کردار ادا کرے گا۔

4. تعلیمی چیلنجز کا حل

تعلیمی چیلنجز کے حل میں اسلامی تعلیمات ایک جامع اور مؤثر راہ فراہم کرتی ہیں۔ اسلام میں علم کی تلاش کو ایک عظیم فریضہ قرار دیا گیا ہے، اور علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے۔ جدید ابلاغی ذرائع نے معلومات تک رسائی کو آسان بنا دیا ہے، لیکن ان ذرائع سے حاصل کی جانے والی معلومات کو اسلامی نقطہ نظر سے پرکھنا ضروری ہے تاکہ صحیح اور غلط میں تفریق کی جاسکے۔ اساتذہ اور والدین کا کردار اس میں نہایت اہم ہے؛ انہیں طلباء کی رہنمائی کرنی چاہیے اور انہیں صحیح معلومات کی اہمیت اور منبع کی تصدیق کے طریقے سکھانے چاہئیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، علم کا حصول اور اس کا درست استعمال عبادت کے مترادف ہے، اور یہ بھی ضروری ہے کہ تعلیمی معیار کو بہتر بنایا جائے اور نصاب کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالا جائے۔ اساتذہ کو طلباء کو علمی معیار اور تحقیق کی اہمیت سمجھانے میں فعال کردار ادا کرنا چاہیے، اور والدین کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں حصہ لینا چاہیے تاکہ وہ صحیح تعلیمی ذرائع استعمال کرسکیں اور غیر مستند مواد سے بچ سکیں۔ نیز، تنقیدی سوچ اور تجزیاتی مہارتوں کی ترقی پر بھی توجہ دینی چاہیے۔ آن لائن تعلیم کے استعمال میں اسلامی اصولوں کی پیروی کرتے ہوئے معلومات کی تصدیق اور مواد کی نگرانی ضروری ہے۔ اس طرح، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تعلیمی چیلنجز کا مؤثر حل ممکن ہے، جو طلباء کی تعلیمی اور معاشرتی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

پاکستانی تناظر میں جدید ذرائع ابلاغ کے چیلنجز

پاکستان میں جدید ذرائع ابلاغ کا اثر وسیع پیمانے پر محسوس کیا جارہا ہے۔ پاکستانی معاشرہ، جو کہ روایتی اور اسلامی اقدار پر مبنی ہے، کو جدید ابلاغی ذرائع کے منفی اثرات سے بچانے کے لیے خاص اقدامات کی ضرورت ہے۔

1. ثقافتی تنوع اور تحفظ:

- پاکستان میں مختلف ثقافتیں اور زبانیں بولی جاتی ہیں۔ جدید ذرائع ابلاغ نے ان ثقافتوں کے درمیان رابطے کو فروغ دیا ہے لیکن بعض اوقات مقامی ثقافتوں کی شناخت مٹنے کا خطرہ بھی بڑھ گیا ہے۔

2. اخلاقی چیلنجز:

- پاکستانی معاشرہ میں غیر اخلاقی مواد کی فراہمی نے نوجوان نسل کے اخلاقی معیار کو متاثر کیا ہے۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعے آسانی سے دستیاب غیر اخلاقی مواد نے اسلامی اقدار پر مبنی تربیت کو مشکل بنادیا ہے۔

3. خاندانی نظام پر اثرات:

- پاکستانی معاشرہ میں خاندانی نظام کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ کے باعث خاندانی روابط میں کمی آرہی ہے اور افراد کے درمیان براہ راست تعلقات کمزور ہورہے ہیں۔

4. تعلیمی مسائل:

- پاکستان میں تعلیمی معیار میں بہتری کے باوجود جعلی اور غلط معلومات کی فراہمی ایک بڑا چیلنج ہے۔ طلباء کو صحیح معلومات تک رسائی کے لیے رہنمائی کی ضرورت ہے۔

جدید ذرائع ابلاغ کے فوائد اور نقصانات

جدید ذرائع ابلاغ نے معلومات کی فوری ترسیل ممکن بنادی ہے، جس سے دنیا بھر کے لوگوں کے درمیان ثقافتوں کے تبادلے میں آسانی ہوئی ہے اور تعلیمی مواد تک رسائی بھی مزید سادہ ہو گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی، کاروباری مواقع میں بھی اضافہ ہوا ہے، جس سے عالمی سطح پر تجارتی سرگرمیاں فروغ پارہی ہیں۔ تاہم، ان ذرائع کے کچھ نقصانات بھی ہیں، جیسے غیر اخلاقی مواد کی آسان فراہمی جو معاشرتی اقدار اور اخلاقیات پر منفی اثر ڈال سکتی ہے۔ خاندانی نظام میں کمزوری، جعلی معلومات کی بھرمار، اور ثقافتی زوال بھی ان جدید ذرائع ابلاغ کے منفی پہلو ہیں۔ یہ چیلنجز ان ذرائع کے استعمال میں محتاط رہنے کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں تاکہ ان کے فوائد کو برقرار رکھتے ہوئے نقصانات کو کم کیا جاسکے۔

1. ثقافتی تغیرات کا مثبت استعمال:

اسلامی معاشرت میں ثقافتی تغیرات کو اپنانے کی صلاحیت موجود ہے۔ ثقافتی عناصر کو اسلامی اصولوں کے مطابق اپنا کر ایک مضبوط تہذیب تشکیل دی جاسکتی ہے۔

2. اخلاقی تربیت اور نگرانی:

والدین اور اساتذہ کا کردار انتہائی اہم ہے۔ ان کو چاہیے کہ وہ بچوں کی اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دیں اور جدید ذرائع ابلاغ کے منفی اثرات سے بچانے کے لیے ان کی نگرانی کریں۔

3. خاندانی روابط کی مضبوطی:

والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کے ساتھ زیادہ وقت گزاریں اور خاندانی سرگرمیوں میں شرکت کریں۔ اس طرح خاندانی نظام مضبوط ہو گا اور جدید ذرائع ابلاغ کے منفی اثرات سے بچا جا سکے گا۔

4. تعلیمی رہنمائی:

اساتذہ اور والدین کو چاہیے کہ وہ طلباء کی تعلیمی رہنمائی کریں اور ان کو صحیح معلومات تک رسائی کی تربیت دیں۔ اس طرح جعلی اور غلط معلومات کے چیلنجز کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

سفارشات

نوجوان نسل کو جدید ذرائع ابلاغ کے منفی اثرات سے محفوظ رکھنے کے لیے والدین اور اساتذہ کو اخلاقی تربیت فراہم کرنی چاہیے۔ اسلامی تعلیمات کی ترویج کو بھی جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے فروغ دیا جانا چاہیے تاکہ لوگ اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ تعلیمی مواد کی درستگی اور حقیقت پسندی کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے کہ طلباء کو صحیح اور غلط معلومات میں تمیز کرنے کی تربیت دی جائے۔ خاندانی نظام کی مضبوطی کے لیے والدین کو بچوں کے ساتھ وقت گزارنے اور ان کے مسائل کو سمجھنے کی ضرورت ہے تاکہ خاندانی تعلقات مضبوط رہ سکیں۔ آخر میں، مقامی ثقافتوں کو محفوظ رکھنے اور ان کی ترویج کے لیے جدید ذرائع ابلاغ کا استعمال کیا جانا چاہیے تاکہ مقامی ثقافتیں ترقی پذیر رہیں اور عالمی سطح پر ان کی شناخت مضبوط ہو۔

اختتامیہ

جدید ذرائع ابلاغ نے جہاں انسانی زندگی کو سہولت فراہم کی ہے، وہیں ان کے منفی اثرات بھی ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان ذرائع کا صحیح استعمال ہمیں ان کے فوائد سے مستفید ہونے اور نقصانات سے بچنے میں مدد دے سکتا ہے۔ والدین، اساتذہ، اور علماء کا فرض ہے کہ وہ نوجوان نسل کی رہنمائی کریں تاکہ وہ جدید ذرائع ابلاغ کے صحیح استعمال کی تربیت حاصل کر سکیں۔

حوالہ جات

1. قرآن مجید.. قرآن. حاصل کردہ: [قرآن ڈاٹ کام](https://quran.com/)
2. صحیح بخاری. (بے تاریخ). حدیث کا مجموعہ. حاصل کردہ: [سنت ڈاٹ کام](https://sunnah.com/)
3. احمد، ک. (۲۰۱۷). *اسلامی اخلاقیات: ایک مختصر تعارف*. آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔
4. اس، جے. ایل. (۲۰۱۱). *اسلام کے بارے میں سب کو جاننا ضروری ہے*. آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔
5. شادید، و. اے.، & وین کوننگسوید، پی. ایس. (۲۰۰۲). *مذہبی آزادی اور مغربی یورپ میں اسلام کی حیثیت*. پیٹرز پبلشرز۔
6. انور، م. (۲۰۲۰). *جدید میڈیا پر اسلامی ثقافتی نقطہ نظر*. روٹلیج۔
7. النووی، ی. (۲۰۱۲). *چار امام اور ان کے مکاتب فکر*. اسلامی ٹیکسٹ سوسائٹی۔
8. قریشی، م. ن. (۲۰۱۵). *اسلامی سیاق وسباق میں خاندانی حرکیات*. اسپر نگر۔
9. خان، م. (۲۰۱۸). *اسلامی خاندانی اقدار اور جدید چیلنجز*. پالگریو میکملن۔
10. میمن، س. (۲۰۱٦). *تعلیم اور اسلامی نقطہ نظر: جدید چیلنجز کا حل*. بین الاقوامی اسلامی مطالعے۔
11. نیازی، س. م. (۲۰۱۹). *اسلامی نقطہ نظر میں تعلیمی ٹیکنالوجیز اور وسائل*. الہدیٰ پبلیکیشنز۔
12. صدیقی، ک. (۲۰۲۱). *اسلامی تعلیم: اصول اور عملی اقدامات*. کیمبرج یونیورسٹی پریس۔
13. میک کوآل، ڈی. (۲۰۱۰). *میک کوآل کی ماس کمیونیکیشن تھیوری*. سیج پبلکیشنز۔
14. لیونگ اسٹون، ایس. (۲۰۰۹). *بچوں اور انٹرنیٹ: بڑی توقعات، چیلنجنگ حقیقتیں*. پالیٹی پریس۔
15. خان، ن. (۲۰۲۲). *جدید میڈیا اور ثقافتی چیلنجز: ایک اسلامی نقطہ نظر*. جریدہ برائے میڈیا اسٹڈیز۔

CC BY